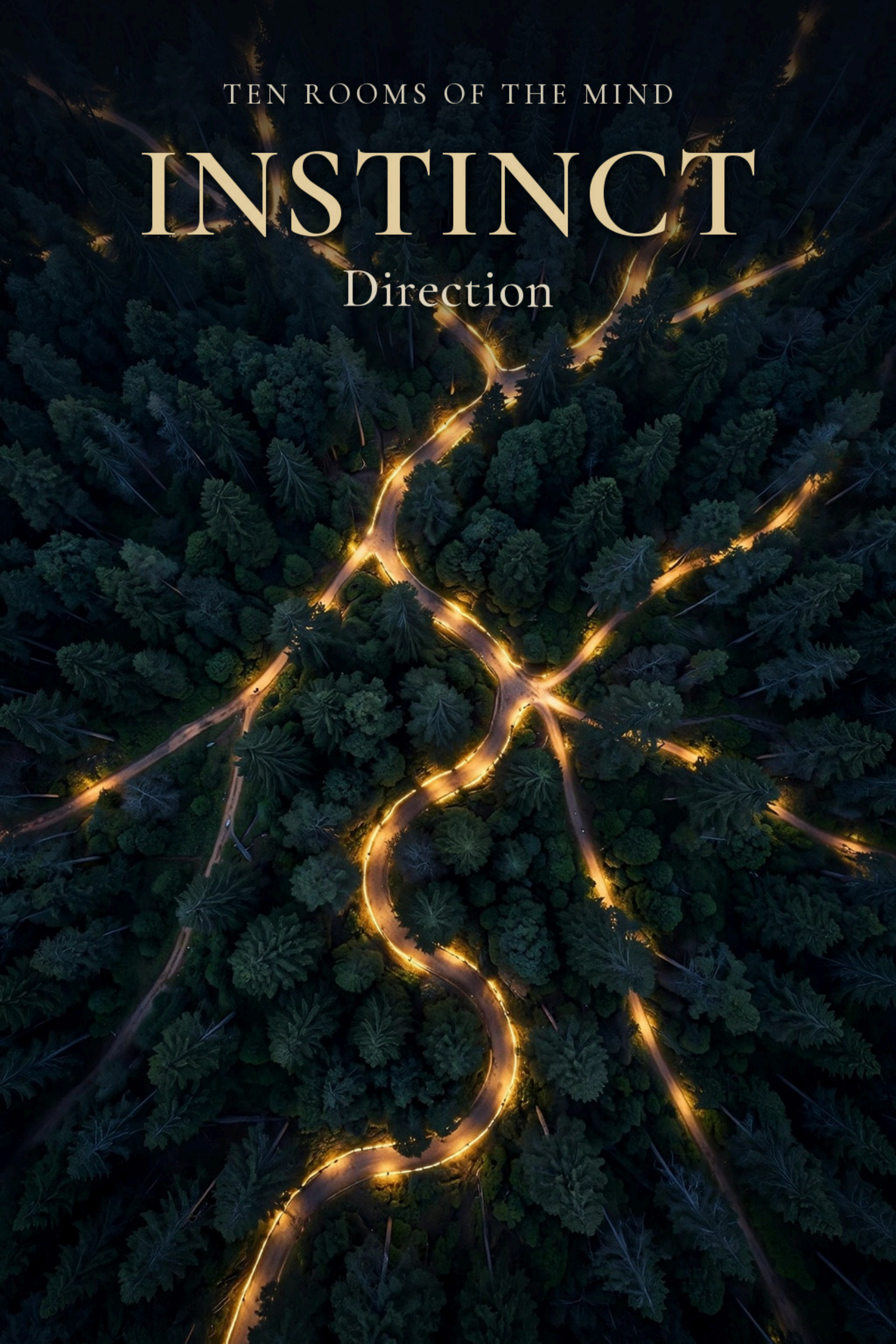


TEN ROOMS OF THE MIND

INSTINCT

Direction



Gillette کی جبلت

سمت

ذہن کے دس کمرے

ایک گھر ہے جس میں ہم میں سے ہر ایک رہتا ہے، اسے کبھی چنے بغیر۔
اس کا کوئی پتا نہیں۔ وہ کسی نقشے پر نہیں ملتا۔ پھر بھی ہم اسے ہر اُس جگہ سے بہتر جانتے ہیں
جہاں ہم واقعی کبھی رہے ہوں۔ اندر دس دروازے ہیں۔

کچھ ہم روز کھولتے ہیں اور ہمیں خبر بھی نہیں ہوتی۔
کچھ کو ہم تالا لگائے رکھتے ہیں اور ظاہریہ کرتے ہیں کہ ان کا ہم سے کوئی واسطہ نہیں۔
اور پھر وہ کمرے ہیں جو ہم نے خود نہیں بنائے، پھر بھی کسی طرح انہیں اپنے اندر لیے پھرتے
ہیں۔ یہ کوئی نظریہ نہیں۔

یہ نفسیات کی کوئی درسی کتاب نہیں جو الماری کے خانے میں پڑی گرد کھا رہی ہو۔
یہ ایک آدمی کی روداد ہے جو ان دس کمروں سے ایک ایک کر کے گزرا، اکثر یہ جانے بغیر کہ
وہ کہاں ہے، اور جواب، کندھوں پر چند برس اور اٹھائے، انہیں ٹھیک ویسا ہی بیان کرنے کی
کوشش کر رہا ہے جیسا اُس نے انہیں جیا۔

دس دروازے۔

میں نے سب کھولے۔

کچھ تجسس سے۔

کچھ بادلِ ناخواستہ۔

کچھ صرف تب، جب پلٹنے کا وقت گزر چکا تھا۔

اگر یہ کمرے تمہیں جانے پہچانے لگیں تو اس لیے نہیں کہ یہ میری کہانی سناتے ہیں۔

اس لیے کہ کہیں بہت گہرائی میں، یہ تمہاری کہانی بھی سناتے ہیں۔

فرڈیننڈو

جبّلت — سمت

جب بھی وہ لمحہ آیا، میں نے خود کو ایک دوراھے پر کھڑا پایا۔

ذہن خاموش تھا۔

کوئی منطق نہیں۔

کوئی حساب نہیں۔

کوئی حکمتِ عملی نہیں۔

صرف بدن۔

بائیں طرف ہلکا سا جھکاؤ۔

اُس پتے کی طرح جو ہوا کے ساتھ ہولیتا ہے، یہ جانے بغیر کہ کہاں جا گرے گا۔

میں نے سیکھا کہ جبّلت ایک قدیم خطے سے آتی ہے۔

لفظوں سے پرانے۔

اُن خوفوں سے پرانے جنہیں ہم نے اٹھائے پھرنا سیکھ لیا۔

وہ پہلے سے وہاں تھی۔

اسکول سے پہلے۔

تربیت سے پہلے۔

کردار سے پہلے۔

جبّلت ہمارے گھر کی پہلی مکین ہے۔

وہ جو کرایہ دیتی رہتی ہے، تب بھی جب ہم بھول جاتے ہیں کہ وہ موجود ہے۔

وہ بولتی نہیں۔

اشارہ کرتی ہے۔

وہ سمجھاتی نہیں۔

ساتھ چلتی ہے۔

میری زندگی بدل دینے والے بہت سے فیصلے اسی طرح پیدا ہوئے۔

بغیر ثبوت کے۔

بغیر ضمانت کے۔

بغیر گواہوں کے۔

ایک احساس۔

اس سے زیادہ کچھ نہیں۔

اور پھر بھی، پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں تو نظر آتا ہے کہ وہی کافی تھا۔

کیونکہ جبلت مستقبل کو نہیں جانتی۔

وہ ہمارے سچ کو جانتی ہے — وہ سچ جس تک پہنچنے کی کوشش میں عقل برسوں لگا سکتی ہے، جبکہ بدن اسے پہلے ہی جانتا تھا۔

اور جب ہم واقعی اس کی سنتے ہیں تو یہ پوچھنا چھوڑ دیتے ہیں کہ راستہ کہاں جاتا ہے۔

ہم چلنا شروع کر دیتے ہیں۔

مسئلہ تب نہیں ہوتا جب جبلت غلط نکلے۔

مسئلہ تب ہوتا ہے جب ہم یہ ظاہر کریں کہ ہم نے اسے سنا ہی نہیں۔

کیونکہ پھر ہم کسی اور کو ڈھونڈنے لگتے ہیں جو ہماری ذمہ داریاں اٹھائے۔

کوئی ماں باپ۔

کوئی استاد۔

کوئی افسر۔

کوئی حکومت۔

کوئی تقدیر۔

جو ہم پہلے سے جانتے ہیں، اگر اسے سننے سے انکار کر دیں تو الزام دھرنے کو ہمیشہ کوئی اور مل جائے گا۔

یہی انسانیت ہے۔

جو تقریباً ہمیشہ فیصلہ کرنے کے بجائے خود سے غداری کرنے کو تیار رہتی ہے۔

فرڈیننڈو

Gillette ← PDF، گمشدہ ٹکڑا

دوسری داستانیں دیکھو

· Vatican · One Door · Genesis · Opera · Wood · کتب خانہ · The Corpus · نقشے ·

رابطہ